سیدنا عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

۲۷ پاروں میں سے ۲۰واں پارہ

حضرتِ یعقوب کا تبلیغی خط

رکوع ۱

(۱) پروردگارِ عالم اور آقا و مولا سیدنا عیسیٰ المسیح کے بندہ یعقوب کی طرف سے ان بارہ قبیلوں کو جو بجا رہتے ہیں سلام پہنچے۔

ایمان اور حکمت

(۲) اے میرے دینی بھائیو! جب تم طرح طرح کی آزمائیشوں میں پڑو۔(۳) تو اس کو یہ جان کر کمال خوشی کی بات سمجھنا کہ تمہارے ایمان کی آزمائش صبر پیدا کرتی ہے۔(۴) صبر کو اپنا پورا کام کرنے دو تاکہ تم پورے اور کامل ہوجاؤ اور تم میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔

(۵) لیکن اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو پروردگار سے مانگے جو بغیر ملامت کئے سب کو فیاضی کے ساتھ عطا فرماتے ہیں۔اس کو عطا کی جائے گی۔(۶) مگر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اچھلتی ہے۔(۷) ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے اللہ وتبارک تعالیٰ سے کچھ ملے گا۔(۸) وہ شخص دودلا ہے اور اپنی سب باتوں میں بے قیام۔

غربت اور دولت

(۹) ادنیٰ بھائی اپنے اعلیٰ مرتبہ پر فخر کرے۔(۱۰) دولت مند اپنی ادنیٰ حالت پر اس لئے کہ گھاس کے پھول کی طرح جاتا رہے گا۔(۱۱) کیونکہ سورج نکلتے ہی سخت دھوپ پڑتی اور گھاس کو سکھا دیتی ہے اور اس کا پھول گرجاتا ہے اور اس کی خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔اسی طرح دولت مند بھی اپنی راہ چلتے چلتے خاک میں مل جائے گا۔

آزمائش

(۱۲) قابلِ ستائش وہ مومن ہے جو آزمائش کی برداشت کرتا ہے کیونکہ جب مقبول ٹھہرا تو زندگی کا وہ تاج حاصل کرے گا جس کا پروردگارِ عالم نے اپنے محبت کرنے والوں سے وعدہ کیا جائے۔ (۱۳) جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے نعوذ باللہ میری آزمائش اللہ و تبارک تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ نہ خدا تعالیٰ بدی سے آزمائے جاسکتے ہیں اور نہ وہ کسی کو آزماتے ہیں۔ (۱۴) ہاں، ہر شخص اپنی خواہشوں میں کھینچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے۔ (۱۵) پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنتی ہے اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے۔ (۱۶) اے میرے پیارے دینی بھائیو! فریب نہ کھانا، (۱۷) ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے خالق کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اس پر سایہ پڑتا ہے۔ (۱۸) اس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلامِ حق کے وسیلہ سے پیدا کیا تاکہ اس کی مخلوقات میں سے ہم ایک طرح کے پہلے پھل ہوں۔

سننا اور عمل کرنا

(۱۹) اے میرے پیارے دینی بھائیو! یہ بات تم جانتے ہو۔ پس ہر آدمی سننے میں تیز اور بولنے میں دھیرا اور قہر میں دھیما ہو۔ (۲۰) کیونکہ انسان کا قہر اللہ و تبارک تعالیٰ کی سچائی کا کام نہیں کرتا۔ (۲۱) اس لئے ساری نجاست اور بدی کے فضلہ کو دُور کر کے اس کلام اللہ کو حلیمی سے قبول کر لو اور جو دل میں بویا گیا اور تمہاری روحوں کو نجات عطا فرما سکتا ہے۔ (۲۲) لیکن کلام اللہ پر عمل کرنے والو بنو نہ محض سننے والے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ (۲۳) کیونکہ جو کوئی کلام اللہ کو سننے والا ہو اور اس پر عمل کرنے والا نہ ہو وہ اس شخص کی مانند ہے جو اپنی قدرتی صورت آئینہ میں دیکھتا ہے۔ (۲۴) اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو دیکھ کر چلا جاتا ہے اور فوراً بھول جاتا ہے کہ میں کیسا تھا۔ (۲۵) لیکن جو شخص آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اس لئے برکت پائے گا کہ سن کر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔ (۲۶) اگر کوئی اپنے آپ کو دین دار سمجھے اور اپنی زبان کو لگام نہ دے بلکہ اپنے دل کو دھوکا دے تو اس کی دین داری باطل ہے۔ (۲۷) ہمارے پروردگار کے نزدیک خالص اور بے عیب دین داری یہ ہے کہ یتیموں اور بیواؤں کی مصیبت کے وقت ان کی خبر لیں اور اپنے آپ کو دنیا سے بے داغ رکھیں۔

رکوع ۲

تعصب کے بارے انتباہ

(۱) اے میرے دینی بھائیو! ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ المسیح کا ایمان تم میں طرف داری کے ساتھ نہ ہو۔ (۲) کیونکہ اگر ایک شخص تو سونے کی انگوٹھی اور عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تمہاری جماعت میں آئے اور ایک غریب آدمی میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آئے۔ (۳) اور تم اس عمدہ پوشاک والے کا لحاظ کر کے کہو کہ تم یہاں اچھی جگہ تشریف رکھو اور اس غریب شخص سے کہو کہ تم وہاں کھڑے رہو یا میرے پاؤں کی چوکی کے پاس بیٹھو۔ (۴) تو کیا تم نے آپس میں طرف داری نہ کی اور بد نیت منصف نہ بنے؟ اے میرے پیارے دینی بھائیو! سنو۔ کیا پروردگار نے اس جہان کے غریبوں کو ایمان میں دولت مند اور اس دینِ حق کے وارث ہونے کے لئے منتخب نہیں کئے جس کا اللہ و تبارک تعالیٰ نے اپنے محبت کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے؟ (۶) لیکن تم نے غریب آدمی کی

بے عزتی کی۔ کیا دولت مند تم پر ظلم نہیں کرتے اور وہی تمہیں عدالتوں میں گھسیٹ کر نہیں لے جاتے ؟(۷) کیا وہ اس بزرگ نام پر کفر نہیں بکتے جس سے تم نامزد ہو؟(۸) تو بھی اگر تم اس نوشتہ کے مطابق کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرو اس بادشاہی شریعت کو پورا کرتے ہو تو اچھا کرتے ہو۔(۹) لیکن اگر تم طرف داری کرتے ہو تو گناہ کرتے ہو اور شریعت تم کو قصوروار ٹھہراتی ہے۔(۱۰) کیونکہ جس نے شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ سب باتوں میں قصوروار ٹھہرا۔(۱۱) اس لئے کہ جس نے یہ فرمایا کہ زنا نہ کر اسی نے یہ بھی فرمایا کہ خون نہ کر، پس اگر تم نے زنا تو نہ کیا مگر خون کیا تو بھی تم شریعت کا عدول کرنے والے ٹھہرے۔(۱۲) تم ان لوگوں کی طرح کلام بھی کرو اور کام بھی کرو جن کا آزادی کی شریعت کے موافق انصاف ہوگا۔(۱۳) کیونکہ جس نے رحم نہیں کیا اس کا انصاف بغیر رحم کے ہوگا۔ رحم انصاف پر غالب آتا ہے۔

عمل اور ایمان

(۱۴) اے میرے دینی بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایمان دار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اسے نجات دے سکتا ہے؟(۱۵) اگر کوئی بھائی یا بہن ننگی ہو اور ان کو روزانہ روٹی کی کمی ہو۔(۱۶) اور تم میں سے کوئی ان سے فرمائے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ گرم اور سیر رہو مگر جو چیزیں تن کے لئے درکار ہیں وہ انہیں نہ دے تو کیا فائدہ ؟(۱۷) اسی طرح ایمان بھی اگر اس کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مردہ ہے۔(۱۸) بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تم تو ایمان دار ہو اور میں عمل کرنے والا ہوں ۔ تم اپنا ایمان بغیر اعمال کے مجھے دکھاؤ اور میں اپنا ایمان اعمال سے تمہیں دکھاؤں گا۔(۱۹) تم اس بات پر ایمان رکھتے ہو کہ اللہ وتبارک تعالیٰ واحد ہی ہے خیر ۔ اچھا کرتے ہو۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھراتھراتے ہیں۔(۲۰) مگر اے نکمے آدمی ! کیا تم یہ بھی نہیں جانتے کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے ؟ (۲۱) جب ہمارے جدِ امجد حضرت ابرہام نے اپنے صاحبزادے حضرت اضحاق کو قربان گاہ پر قربان کیا تو وہ اعمال سے نیک ٹھہرئے؟(۲۲) پس تم نے دیکھ لیا کہ ایمان نے ان کے اعمال کے ساتھ مل کر اثر کیا اور اعمال سے ایمان کامل ہوا۔(۲۳) اور یہ نوشتہ پورا ہوا کہ ابرہام پروردگار پر ایمان لائے اور یہ ان کے لئے سچائی گنا گیا اور وہ پروردگار کے دوست یعنی خلیل اللہ کہلائے۔(۲۴) پس تم نے دیکھ لیا کہ انسان صرف ایمان ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے سچا ٹھہرتا ہے۔(۲۵) اسی طرح راحب فاحشہ بھی جب اس نے قاصدوں کو اپنے گھر میں قیام کرایا اور دوسری راہ سے رخصت کیا تو کیا اعمال سے سچی نہ ٹھہری؟(۲۶) غرض جیسے بدن بغیر روح کے مردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مردہ ہے۔

رکوع ۳

زبان

(۱) اے میرے دینی بھائیو! تم میں سے بہت سے استاد نہ بنیں کیونکہ جانتے ہو کہ ہم جو استاد ہیں زیادہ سزا پائیں گے۔(۲) اس لئے کہ ہم سب کے سب اکثر خطا کرتے ہیں۔ کامل شخص وہ ہے جو باتوں میں خطا نہ کرے ۔وہ سارے بدن کو بھی قابو میں رکھ سکتا ہے ۔(۳) جب ہم اپنے قابو میں کرنے کے لئے گھوڑوں کے منہ میں لگام دے دیتے ہیں تو ان کے سارے بدن کو بھی گھما سکتے ہیں ؟ (۴) دیکھو۔ جہاز بھی اگرچہ بڑے بڑے ہوتے ہیں اور تیز ہواؤں سے چلائے جاتے ہیں تو بھی ایک نہایت چھوٹی سی پتوار کے ذریعہ سے مانجھی کی مرضی کے موافق گھمائے جاتے ہیں۔(۵) اسی طرح زبان بھی ایک چھوٹا سا عضو ہے اور بڑی شیخی مارتی ہے۔ دیکھو۔ تھوڑی سی آگ سے کتنے بڑے جنگل میں آگ لگ جاتی ہے۔(۶) زبان بھی ایک آگ ہے۔ زبان ہمارے اعضا میں

شرارت کا ایک عالم ہے اور سارے جسم کو داغ لگاتی ہے اور دائرہ دنیا کو آگ لگادیتی ہے اور جہنم کی آگ سے جلتی رہتی ہے۔(۷) کیونکہ ہر قسم کے چوپائے اور پرندے اور کیڑے مکوڑے اور دریائی جانور تو انسان کے قابو میں آسکتے ہیں اور آئے بھی ہیں۔(۸) مگر زبان کو کوئی آدمی قابو نہیں کرسکتا۔وہ ایک بلاہے جو کبھی رکتی ہی نہیں۔ زہرِ قاتل سے بھری ہوئی ہے۔(۹) اسی سے ہم اللہ و تبارک تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور اسی آدمیوں کو جو پروردگار کی صورت پیدا ہوئے ہیں بددعا دیتے ہیں۔(۱۰) ایک ہی منہ سے مبارک باد اور بددعا نکلتی ہے۔ اے میرے دینی بھائیو! ایسا نہ ہونا چاہیے۔(۱۱) کیا چشمہ کے ایک ہی منہ سے میٹھا اور کھارا پانی نکلتا ہے ؟(۱۲) اے میرے دینی بھائیو! کیا انجیر کے درخت میں زیتون اور انگور میں انجیر پیدا ہوسکتے ہیں؟ اسی طرح کھارا چشمہ سے میٹھا پانی نہیں نکل سکتا۔

آسمانی حکمت

(۱۳) تم میں دانا اور فہیم کون ہے؟ جو ایسا ہو وہ اپنے کاموں کو نیک چال چلن کے وسیلہ سے اس حلم کے ساتھ ظاہر کرے جو حکمت سے پیدا ہوتا ہے۔ (۱۴) لیکن اگر تم اپنے دل میں سخت حسد اور تفرقے رکھتے ہو تو حق کے خلاف نہ شیخی مارو نہ جھوٹ بولو۔(۱۵) یہ حکمت وہ نہیں جو اوپر سے اترتی ہے بلکہ دینوی اور نفسانی اور شیطانی ہے۔(۱۶) اس لئے کہ جہاں حسد اور تفرقہ ہوتا ہے وہاں فساد اور ہر طرح کا برا کام بھی ہوتا ہے۔(۱۷) مگر جو حکمت اوپر سے آتی ہے اول تو وہ پاک ہوتی ہے۔ پھر ملنسار حلیم اور تربیت پذیر۔ رحم اور اچھے پھلوں سے لدی ہوئی۔ بے طرف دار اور بے ریا ہوتی ہے۔(۱۸) اور صلح کرانے والوں کے لئے سچائی کا پھل صلح کے ساتھ بویا جاتا ہے۔

رکوع ۴

دنیا کی دوستی

(۱) تم میں لڑائیاں اور جھگڑے کہاں سے آگئے۔ کیا ان خواہشوں سے نہیں جو تمہارے اعضا میں فساد کرتی ہیں؟(۲) تم خواہش کرتے ہو اور تمہیں ملتا نہیں، خون اور حسد کرتے ہو اور کچھ حاصل نہیں کرسکتے۔ تم جھگڑتے اور لڑتے ہو۔ تمہیں اس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔(۳) تم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اس لئے کہ بری نیت سے مانگتے ہو تا کہ اپنی عیش وعشرت میں خرچ کرو۔(۴) اے زنا کرنے والیو! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ دنیا سے دوستی رکھنا پروردگار سے دشمنی کرنا ہے ؟ پس جو کوئی دنیا کا دوست بننا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو پروردگار کا دشمن بناتا ہے۔(۵) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کلامِ اللہ بے فائدہ کہتا ہے ؟ جس روح کو پروردگار نے ہمارے اندر بسایا کیا وہ ایسی آرزو کرتی ہے جس کا انجام حسد ہو؟(۶) وہ تو زیادہ توفیق بخشتا ہے۔ اسی لئے یہ آیا ہے کہ پروردگار مغروروں کا مقابلہ کرتےہیں مگر مسکین کو توفیق عطا فرماتےہیں۔(۷) پس پروردگار کے تابع ہوجاؤ اور ابلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تم سے بھاگ جائے گا۔(۸) پروردگار کے نزدیک جاؤ تو وہ تمہارے نزدیک آئیں گے۔اے گنہگارو! اپنے ہاتھوں کو صاف کرو اور اے دو دلو! اپنے دلوں کو پاک کرو۔ (۹) افسوس اور ماتم کرو اور روؤ۔ تمہاری ہنسی ماتم سے بدل جائے اور تمہاری خوشی اداسی سے۔(۱۰) پروردگار کے سامنے خاکساری کرو۔وہ تمہیں سر بلند کریں گے۔

بھائی کی بد گوئی کے خلاف انتباہ

(۱۱) اے دینی بھائیو! ایک دوسرے کی بد گوئی نہ کروجو اپنے بھائی کی بد گوئی کرتا یا بھائی پر الزام لگاتا ہے وہ شریعت کی بد گوئی کرتا اور شریعت پر الزام لگاتا ہے اور اگر تم شریعت پر الزام لگاتے ہو تو شریعت پر عمل کرنے والے نہیں بلکہ اس پر حاکم ٹھہرے۔(۱۲) شریعت کا دینے والا اور حاکم تو ایک ہی ہے جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے۔ تم کون ہو جو اپنے پڑوسی پر الزام لگاتے ہو؟

شیخی باز کو انتباہ

(۱۳) تم جو یہ کہتے ہو کہ ہم آج یا کل فلاں شہر میں جا کر وہاں ایک برس ٹھہریں گے اور سوداگری کر کے نفع اٹھائیں گے۔(۱۴) اور یہ جانتے نہیں کہ کل کیا ہوگا۔ ذرا سنو تو! تمہاری زندگی چیز ہی کیا ہے؟ بخارات کا سا حال ہے۔ ابھی نظر آئے۔ ابھی غائب ہوگئے۔(۱۵) یوں کہنے کی جگہ تمہیں یہ کہنا چاہیے کہ انشا اللہ ہم زندہ بھی رہیں گے اور یہ یا وہ کام بھی کریں گے۔(۱۶) مگر اب تم اپنی شیخی پر فخر کرتے ہو۔ ایسا سب فخر برا ہے۔(۱۷) پس جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اس کے لئے یہ گناہ ہے۔

رکوع ۵

دولت مندوں کو انتباہ

(۱) اے دولت مندو ذرا سنو تو تم! اپنی مصیبتوں پر جو آنے والی ہیں روؤ اور واویلا کرو۔(۲) تمہارا مال بگڑ گیا اور تمہاری پوشاکوں کو کیڑا کھا گیا۔(۳) تمہارے سونے چاندی کو زنگ لگ گیا اور وہ زنگ تم پر شہادت دے گا اور آگ کی طرح تمہارا گوشت کھائے گا۔ تم نے اخیر زمانہ میں خزانہ جمع کیا ہے۔(۴) دیکھو جن مزدوروں نے تمہارے کھیت کاٹے ان کی وہ مزدوری جو تم نے دغا کر کے رکھ چھوڑی چلاتی ہے اور فصل کاٹنے والوں کی فریاد رب العزت کے کانوں تک پہنچ گئی ہے۔(۵) تم نے زمین پر عیش و عشرت کی اور مزے اڑائے۔ تم نے اپنے دلوں کو ذبح کے دن موٹا تازہ کیا۔(۶) تم نے سچے شخص کو قصوروار ٹھہرایا اور قتل کیا وہ تمہارا مقابلہ نہیں کرتا۔

صبر اور دعا

(۷) پس اے دینی بھائیو! آقا و مولا سیدنا عیسیٰ المسیح کی آمد تک صبر کرو۔ دیکھو کسان زمین کی قیمتی پیداوار کے انتظار میں پہلے پھل اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا ہے۔(۸) تم بھی صبر کرو اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ سیدنا عیسیٰ المسیح کی آمد قریب ہے۔(۹) اے دینی بھائیو! ایک دوسرے کی شکایت نہ کرو تا کہ تم سزا نہ پاؤ۔ دیکھو منصف دروازہ پر کھڑا ہے۔(۱۰) اے دینی بھائیو! جن انبیاء نے اللہ و تبارک تعالیٰ کے نام تبلیغ کی ان کو دکھ اٹھانے اور صبر کرنے کا نمونہ سمجھو۔(۱۱) دیکھو صبر کرنے والوں کو ہم مبارک کہتے ہیں۔ تم نے حضرت ایوب کے صبر کا حال تو سنا ہی ہے اور پروردگار کی طرف سے جو ان کا انجام ہوا اسے بھی معلوم کر لیا جس سے پروردگار کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے۔

(۱۲) مگر اے میرے دینی بھائیو! سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قسم نہ کھاؤ، نہ آسمان کی نہ زمین کی، نہ کسی اور چیز کی بلکہ ہاں کی جگہ ہاں کرو اور نہیں کی جگہ نہیں تا کہ سزا کے لائق نہ ٹھہرو۔

(۱۳) اگر تم میں کوئی مصیبت زدہ ہو تو دعا کرے۔ اگر خوش ہو تو حمد کرے۔ (۱۴) اگر تم میں کوئی بیمار ہو تو جماعت کے بزرگوں کو بلائے اور وہ پروردگار کے نام سے اس کو تیل مل کر اس کے لئے دعا کریں۔ (۱۵) جو دعا ایمان کے ساتھ ہو گی اس کے باعث بیمار بچ جائے گا اور پروردگارِ عالم اسے اٹھا کھڑا کریں گے اور اگر اس نے گناہ کئے ہوں تو ان کی معافی بھی ہو جائے گی۔ (۱۶) پس تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کرو اور ایک دوسرے کے لئے دعا کرو تا کہ شفا پاؤ۔ سچے مومن کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ (۱۷) حضرت الیاس ہمارے ہم طبیعت انسان تھے۔ انہوں نے بڑے جوش سے دعا کی کہ مینہ نہ برسے۔ چنانچہ ساڑھے تین برس تک زمین پر مینہ نہ برسا۔ (۱۸) پھر انہوں نے دعا کی پروردگار آپ آسمان سے پانی برسائیں اور زمین میں پیداوار ہوئی۔

(۱۹) اے میرے دینی بھائیو! اگر تم میں کوئی راہِ حق سے گمراہ ہو جائے اور کوئی اس کو پھیر لائے۔ (۲۰) تو وہ یہ جان لے کہ جو کوئی کسی گنہگار کو اس کی گمراہی سے پھیر لائے گا۔ وہ ایک جان کو موت سے بچائے گا اور بہت سے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔